Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Role of Dress in Islamic Culture: An Analytical Study of Its Social and Ethical Foundations

اسلامی ثقافت میں لباس کی حیثیت اور اس کے سماجی و اخلاقی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ

Authors Details
1. Farhat Abbas
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad Campus, Pakistan.
2. Dr. Khalid Mahmood Arif *(Corresponding Author)*
Head of Department, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad Campus, Pakistan.
Email: **khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk**

Citation
Abbas, Farhat, and Dr. Khalid Mahmood Arif. " The Role of Dress in Islamic Culture: An Analytical Study of Its Social and Ethical Foundations."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.2, April–June (2025): 463−481.

Submission Timeline
Received: Mar 06, 2025
Revised: Mar 19, 2025
Accepted: April 10, 2025
Published Online: May 01, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

The Role of Dress in Islamic Culture: An Analytical Study of Its Social and Ethical Foundations

اسلامی ثقافت میں لباس کی حیثیت اور اس کے سماجی و اخلاقی اصولوں کا تجزیاتی مطالعہ

☆فرحت عباس ☆ڈاکٹر خالد محمود عارف

Abstract

Dress in Islamic culture is not merely a physical covering but a symbol of identity, dignity, and moral consciousness. This research explores the multifaceted role of clothing in Islam, analyzing its religious, social, and ethical dimensions through both classical sources and contemporary discourse. The study aims to investigate how Islamic teachings shape dress codes and how these, in turn, influence social behavior, gender interaction, and collective moral standards in Muslim societies. Using a qualitative research methodology, the study draws from the Qur'an, Hadith, and opinions of classical and modern scholars to outline the foundational principles governing modesty (haya'), dignity (karamah), and social harmony. Furthermore, it critically examines the impact of modernity and globalization on traditional Islamic dress norms and how these influences are negotiated within various Muslim communities today. The paper also addresses the socio-political implications of Islamic dress, including issues of identity politics, cultural resistance, and legal controversies in both Muslim-majority and non-Muslim societies. By engaging with interdisciplinary perspectives from theology, sociology, and cultural studies, the study provides a comprehensive understanding of the role of dress in shaping Islamic cultural identity. The research concludes that Islamic dress codes are not rigid prescriptions, but moral frameworks meant to promote respect, balance, and societal order. It calls for a contextualized and respectful application of these principles in today's globalized world.

Keywords: Islamic culture, modesty, dress code, social ethics, gender interaction, cultural identity

تعارف موضوع

اسلامی ثقافت میں لباس محض جسم کو ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک مقدس ذمہ داری اور تہذیبی علامت بھی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں لباس کو ایک ایسی نعمت قرار دیا گیا ہے جو انسان کے وقار، حیا اور اخلاقی اقدار کی نمائندگی کرتا ہے۔ اسلامی معاشرے میں لباس کی بنیاد تقویٰ، سادگی اور باوقار ظاہری طرزِ زندگی پر رکھی گئی ہے جو فرد اور معاشرے کی مجموعی تطہیر کا ذریعہ بنتی ہے۔ اسلامی معاشرت میں لباس کو نہ صرف انفرادی پہچان کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے بلکہ یہ معاشرتی اصولوں، اخلاقی روایات اور دینی تعلیمات کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ لباس کے ذریعے مرد و زن کے درمیان حدود متعین کی جاتی ہیں، فحاشی و عریانی کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے اور حیا و عفت کو فروغ دیا جاتا ہے۔ اسی لیے اسلامی تعلیمات میں

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، پاکستان۔
☆ صدر شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد کیمپس، پاکستان۔

لباس کے انتخاب، رنگ، وضع قطع اور پہناوے کے مقاصد کو بڑی اہمیت دی گئی ہے تاکہ فرد اپنے کردار و سیرت میں بھی اسلامی اقدار کا آئینہ دار بنے۔

اسلامی ثقافت میں لباس کی حیثیت

ثقافت انسانی وجود کا جوہر ہے، جو لوگوں کے گروہ کو متعین کرنے والے مشترکہ طرزِ عمل، عقائد، اقدار، روایات اور اشیاء کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ وہ غیر مرئی قوت ہے جو شناختوں کو تشکیل دیتی ہے، رویوں کو متاثر کرتی ہے اور معاشروں کو ایک ساتھ باندھتی ہے۔ Edward Burnett Tylor، جو ثقافتی امور کے مبصرین میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں، نے ثقافت کو یوں بیان کیا:

> "A complex whole which includes knowledge, belief, art, morals, law, custom, and any other capabilities and habits acquired by man as a member of society.[1]"
>
> "یہ وہ پیچیدہ مجموعہ ہے جس میں علم، عقیدہ، فن، اخلاقیات، قانون، رسم و رواج اور وہ تمام صلاحیتیں اور عادات شامل ہیں جو انسان ایک سماجی رکن کے طور پر حاصل کرتا ہے۔"

یہ تعریف ظاہر کرتی ہے کہ ثقافت سیکھنے کا عمل ہے جو نسل در نسل منتقل ہوتا ہے اور انسانی روابط کی بنیاد بناتا ہے۔

قرآن مجید میں لباس کی حیثیت

لباس انسانی زندگی کا ایک اہم پہلو ہے جو عملی، ثقافتی اور روحانی مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ قرآن مجید نے لباس کے تصور کو بڑی حکمت کے ساتھ بیان کیا ہے، جس میں حیا، وقار اور انسانی ضروریات کی تکمیل پر زور دیا گیا ہے۔ قرآن لباس کو صرف جسمانی پردے کے طور پر نہیں بلکہ اخلاقی اور روحانی اقدار کی علامت کے طور پر پیش کرتا ہے۔ اس مقالہ میں قرآن میں لباس کے تصور کو مختلف سورتوں اور آیات کے حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

لباس: جسمانی تحفظ اور زینت کا ذریعہ

قرآن مجید میں لباس کے بنیادی مقاصد کو بیان کیا گیا ہے: جسم کو ڈھانپنا اور زینت کے لیے استعمال کرنا۔

> "يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ"[2]
>
> "اے اولادِ آدم! بیشک ہم نے تمہارے لئے (ایسا) لباس اتارا ہے جو تمہاری شرم گاہوں کو چھپائے اور (تمہیں) زینت بخشے اور تقویٰ کا لباس ہی بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں تاکہ وہ نصیحت قبول کریں۔"

لباس کا پہلا مقصد جسم کو ڈھانپنا ہے تاکہ انسان اپنی شرمگاہوں کو چھپا سکے۔ یہ انسان اور حیوان میں بنیادی فرق کو ظاہر کرتا ہے۔ انسان کو حیاء اور وقار کی صفت سے نوازا گیا ہے اور لباس اس صفت کی عملی تصویر ہے۔ جسمانی پردہ انسان کو معاشرتی زندگی میں وقار اور عزت عطا کرتا ہے۔ لباس کا دوسرا مقصد زینت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوبصورتی اور سلیقے کے ساتھ زندگی گزارنے کی ترغیب دی ہے۔ زینت کا مطلب یہ نہیں کہ

---

[1]Peacock, James L., *The Anthropological Lens: Harsh Light, Soft Focus* (Cambridge: Cambridge University Press, 1422 AH/2001), 3.

[2] Al-A‘rāf, 7:26.

انسان فضول خرچی کرے یا تکبر کا مظاہرہ کرے، بلکہ اپنے لباس سے خوبصورتی اور نفاست کا اظہار کرے جو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ ہے۔[3]

لباس کا سب سے اعلیٰ مقصد "لباس التقویٰ" یعنی تقویٰ کا لباس ہے۔ یہ لباس انسان کے اخلاقی اور روحانی پہلوؤں کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ صرف جسمانی لباس نہیں بلکہ دل کی پاکیزگی، نیک نیتی اور اللہ کے خوف پر مبنی زندگی گزارنے کا نام ہے۔ تقویٰ کا لباس انسان کو اللہ کے قریب کرتا ہے اور دنیاوی زیب و زینت سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُم مِّن بُيُوتِكُمْ سَكَنًا وَجَعَلَ لَكُم مِّن جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا يَوْمَ ظَعْنِكُمْ وَيَوْمَ إِقَامَتِكُمْ وَمِنْ أَصْوَافِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَاثًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ."[4]

"اور اللہ نے تمہارے لئے تمہارے گھروں کو (مستقل) سکونت کی جگہ بنایا اور تمہارے لئے چوپایوں کی کھالوں سے (عارضی) گھر (یعنی خیمے) بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے وقت اور (دورانِ سفر منزلوں پر) اپنے ٹھہرنے کے وقت ہلکا پھلکا پاتے ہو اور (اسی اللہ نے تمہارے لئے) بھیڑوں اور دنبوں کی اون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے گھریلو استعمال اور (معیشت و تجارت میں) فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے (جو) مقررہ مدت تک (ہیں)"

یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لباس اور دیگر ضروریات کو انسان کی سہولت کے لیے پیدا کیا تاکہ وہ اپنی زندگی آسانی کے ساتھ گزار سکے۔ لباس انسان کے اندرونی احساسات اور روحانی کیفیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ تقویٰ کا لباس انسان کو اس کے اخلاقی اور روحانی مقاصد کی یاد دہانی کراتا ہے اور اسے دنیاوی لالچ اور فریب سے بچاتا ہے۔ لباس کا استعمال شکر گزاری کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو لباس عطا کیا تاکہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرے۔ لباس کا صحیح استعمال، جیسے صاف ستھرا اور موزوں لباس پہننا، اللہ کی نعمتوں کی قدر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔

لباس: حیا اور شائستگی کا مظہر

قرآن میں حیا اور شائستگی کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے، خاص طور پر لباس اور نظر کی حفاظت کے حوالے سے۔ یہ ہدایات نہ صرف فرد کی ذاتی پاکیزگی کی ضمانت دیتی ہیں، بلکہ معاشرتی اخلاقیات اور تہذیب کو بھی مضبوط کرتی ہیں۔ مومن مردوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کی ہدایت دی گئی ہے، تاکہ وہ غیر ضروری طور پر کسی کو دیکھنے سے بچیں اور اپنی پاکیزگی کو برقرار رکھیں۔ یہ نہ صرف جسمانی بلکہ ذہنی اور روحانی صفائی کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہی ہدایت مومن عورتوں کے لئے بھی آئی ہے، تاکہ وہ بھی غیر محرم مردوں سے نظریں بچا کر اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔

"قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ۔"[5]

"آپ مومن مَردوں سے فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزہ بات ہے۔ بیشک اللہ ان کاموں سے خوب آگاہ ہے جو یہ انجام دے رہے ہیں"۔ (عرفان القرآن)

"وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ

[3]Asiya Parveen and Khālid Maḥmūd ʿĀrif, "Qurūn Awwalā mein Kathīr Thaqāfatī Muʿāshara (Tārīkhī wa ʿAṣrī Mutālaʿa)," *Ḍiyāʾe Taḥqīq* 15, no. 29 (1446 AH/2025): 19–45.
[4] An-Naḥl, 16:80.
[5] An-Nūr, 24:30.

بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ۔"[6]

"اور آپ مومن عورتوں سے فرما دیں کہ وہ (بھی) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش و زیبائش کو ظاہر نہ کیا کریں سوائے (اسی حصہ) کے جو اس میں سے خود ظاہر ہوتا ہے اور وہ اپنے سروں پر اوڑھے ہوئے دوپٹے (اور چادریں) اپنے گریبانوں اور سینوں پر (بھی) ڈالے رہا کریں۔"

ان آیات میں نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ انسان کی روحانیت اور اخلاقی معیار بلند رہیں۔ دوسری آیت میں مومن عورتوں کو اپنی زینت کو چھپانے کی ہدایت دی گئی ہے، سوائے اس کے جو ظاہر ہو جیسے ہاتھ اور چہرہ۔ اس میں عورتوں کو اپنے جسم کے حساس حصوں کو غیر محرموں سے چھپانے کی تاکید کی گئی ہے، تاکہ ان کی عزت اور شائستگی محفوظ رہے۔ اس طرح حیا اور شائستگی کی ایک واضح تصویر پیش کی گئی ہے، جو کہ انسان کے اخلاقی معیار کو بلند کرتی ہے اور معاشرتی آداب کو برقرار رکھتی ہے۔ حیا اسلامی تعلیمات کا ایک اہم جزو ہے، جس کا مفہوم صرف جسمانی پردہ نہیں، بلکہ انسان کے کردار اور اخلاق کی صفائی بھی ہے۔ حیا کا تعلق انسان کی روحانیت سے ہے اور یہ اس کی شخصی اور اجتماعی حیثیت کو بہتر بناتی ہے۔

"وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ۔"[7]

"اور جب تم اُن (اَزواجِ مطّہرات) سے کوئی سامان مانگو تو اُن سے پسِ پردہ پوچھا کرو۔"

یہاں پر پردہ کی اہمیت اور اس کے فوائد کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں حیا کی حفاظت اور عورت کی عزت کا خیال رکھا گیا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے لیے حیا اور شائستگی کے اصول ایک جیسے ہیں، دونوں کو اپنی عزت اور پردہ کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ اللہ تعالی نے ان دونوں کے لیے الگ الگ ہدایات دی ہیں، لیکن ان کا مقصد ایک ہی ہے

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔"[8]

"اور نہ کسی مومن مرد کو حق حاصل ہے اور نہ کسی مومن عورت کو کہ جب اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی کام کا فیصلہ فرما دیں تو ان کے لئے اپنے کام میں کوئی اختیار ہو۔"

اس آیت میں مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول کی ہدایات پر عمل کرنے کی تاکید کی گئی ہے، جو حیا اور شائستگی کے اصولوں کی پیروی کے لیے ضروری ہیں۔ ان آیات کا مجموعی پیغام یہ ہے کہ حیا اور شائستگی کو نہ صرف فرد کی ذاتی زندگی میں بلکہ پورے معاشرتی نظام میں رائج کرنا چاہیے، تاکہ ہر فرد کی عزت اور اخلاق محفوظ رہ سکے۔

لباس: واجب الشکر نعمت

قرآن میں لباس کو اللہ کی ایک بڑی نعمت کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جس کا مقصد انسان کی حفاظت، راحت اور عزت ہے۔ اللہ تعالی نے لباس کو انسان کی ضروریات کے مطابق تخلیق کیا ہے تاکہ وہ اپنی جسمانی اور روحانی حالت کو بہتر بنا سکے۔ لباس نہ صرف جسم کی حفاظت کرتا ہے بلکہ انسان کی تہذیب اور شائستگی کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

[6] An-Nūr, 24:31.
[7] Al-Aḥzāb, 33:53.
[8] Al-Aḥzāb, 33:36.

"وَجَعَلَ لَكُم مِّن لِّبَاسٍ يُحْصِنُكُم مِّنَ الْحَرِّ وَ لِبَاسٍ يُحْصِنُكُم مِّن بَأْسِكُمْ كَذَٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُونَ-" [9]

" اور اللہ ہی نے تمہارے لئے اپنی پیدا کردہ کئی چیزوں کے سائے بنائے اور اس نے تمہارے لئے پہاڑوں میں پناہ گاہیں بنائیں اور اس نے تمہارے لئے ایسے لباس بنائے جو تمہیں گرمی سے بچاتے ہیں اور ایسے لباس جو تمہیں شدید جنگ میں بچاتے ہیں، اس طرح اللہ تم پر اپنی نعمتِ پوری فرماتا ہے تاکہ تم سرِ نیاز خم کردو۔"

یہ آیت لباس کے مختلف فائدوں کو بیان کرتی ہے۔ اللہ نے لباس کو انسان کی حفاظت کے لیے بنایا ہے، نہ صرف جسمانی حفاظت کے لیے بلکہ ذہنی اور روحانی سکون کے لیے بھی۔ لباس انسان کی عزت، وقار اور شائستگی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ کی نعمتوں میں سے ایک اہم نعمت ہے۔ یہ آیت لباس کے اثرات کو مختلف زاویوں سے بیان کرتی ہے، جس میں لباس کا انسان کے مقام اور حیثیت پر اثر بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مختلف قسم کے لباس کی سہولت دی ہے تاکہ وہ اپنی حالت اور ضرورت کے مطابق لباس اختیار کرے۔ لباس اللہ کی نعمت ہے اور اس کے استعمال پر شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ شکر گزاری کا مطلب ہے کہ ہم اللہ کی دی ہوئی نعمتوں کا صحیح استعمال کریں اور ان کے ذریعے اپنی زندگی میں سکون اور عزت حاصل کریں۔ لباس کی یہ نعمت ہمیں نہ صرف جسمانی تحفظ فراہم کرتی ہے بلکہ ہماری روحانیت اور اخلاقی حالت کی بھی عکاسی کرتی ہے۔

آخرت میں لباس

قرآن میں نیک اور برے لوگوں کے لباس کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے، جو ان کے اعمال اور ایمان کی عکاسی کرتا ہے۔ نیک لوگوں کے لیے جنت میں ریشم کے خوبصورت لباس کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جنت میں نہریں بہنے کی بشارت دی ہے اور وہاں ان کے لباس ریشم کے ہوں گے، جو ان کی روحانیت اور ایمان کا عکاس ہوں گے۔ اس کے علاوہ، ان کے لیے سونے اور موتیوں کے کنگن بھی ہوں گے، جو ان کی عزت اور مقام کو ظاہر کریں گے۔ یہ لباس ان کے نیک عملوں کا انعام ہوں گے اور جنت کی لذتوں کے ساتھ ان کا تعلق ہو گا۔

"إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ-" [10]

"بے شک، اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے، ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہاں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔"

جنت میں سونے اور موتیوں کے کنگن: نیک لوگوں کو جنت میں سونے اور موتیوں کے کنگن بھی پہنائے جائیں گے، جو ان کی عزت اور مقام کو ظاہر کریں گے۔

"يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِن ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا-" [11]

"ان میں انہیں سونے اور موتیوں کے کنگنوں سے آراستہ کیا جائے گا اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہو گی۔"

اس کے برعکس، برے لوگوں کے لیے دوزخ میں عذاب کا لباس ہو گا، جو آگ سے بنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے جو کفر اور

---

[9] An-Naḥl, 16:81.
[10] Fāṭir, 35:33.
[11] Al-Ḥajj, 22:23.

بد اعمالیوں میں مبتلا ہیں، آگ کے لباس کا ذکر کیا ہے۔

"فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ۔ "[12]

"پس جو کافر ہو گئے ہیں ان کے لئے آتش دوزخ کے کپڑے کاٹ دیئے گئے ہیں۔"

یہ لباس ان کی سزا اور عذاب کا مظہر ہو گا، جو ان کے اعمال کا نتیجہ ہوں گے۔ اللہ نے ان لوگوں کے لیے عذاب کی شدت کو ظاہر کرنے کے لیے آگ کے لباس کا ذکر کیا ہے، جو ان کی بد اعمالیوں کی سزا کے طور پر ہو گا۔ مزید بر آں، جو لوگ اللہ کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے اور دنیا کی دولت میں غرور کرتے ہیں، ان کے لیے بھی دردناک عذاب کا وعدہ ہے۔ ان کے لیے عذاب کا لباس ان کی اس غفلت اور تکبر کا نشان ہو گا۔

یہ آیات نہ صرف انسان کے اعمال کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہیں، بلکہ یہ بھی بتاتی ہیں کہ انسان کے ایمان اور عمل کا اثر نہ صرف اس کی دنیاوی زندگی پر ہوتا ہے بلکہ اس کے آخرت کے لباس اور مقام پر بھی ہوتا ہے۔ نیک عمل کرنے والوں کو جنت میں عزت اور راحت کا لباس ملے گا، جبکہ برے لوگوں کے لیے عذاب کا لباس ہو گا، جو ان کی بد اعمالیوں اور کفر کی سزا کا مظہر ہو گا۔

الغرض قرآن مجید میں لباس کو ایک اہم نعمت اور انسانی زندگی کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد نہ صرف جسمانی تحفظ بلکہ انسان کی روحانی اور اخلاقی صفات کی عکاسی بھی ہے۔ لباس انسان کی حیا، وقار اور شائستگی کا مظہر ہے اور اللہ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے۔ قرآن میں لباس کو تین بنیادی مقاصد کے تحت بیان کیا گیا ہے: جسم کو ڈھانپنا، زینت کا اظہار اور تقویٰ کا لباس۔ لباس کا پہلا مقصد جسم کو ڈھانپنا ہے تاکہ انسان اپنی شرمگاہوں کو چھپا سکے، جو کہ حیوانات سے انسان کا بنیادی فرق ہے۔ دوسرا مقصد زینت ہے، لیکن اس میں فضول خرچی اور تکبر سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ سب سے اہم مقصد "لباس التقویٰ" ہے، جو انسان کی اخلاقی اور روحانی صفات کو ظاہر کرتا ہے اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ قرآن میں حیا اور شائستگی پر بھی زور دیا گیا ہے، خاص طور پر نظریں نیچی رکھنے اور غیر محرموں سے پردہ کرنے کی ہدایت کی گئی ہے تاکہ انسان کی روحانیت اور اخلاق بلند رہیں۔ لباس کا استعمال شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے اور انسان کو اللہ کی نعمتوں کا صحیح استعمال کرنا چاہیے۔ لباس کو اللہ نے انسان کی حفاظت اور سکون کے لیے بنایا ہے اور یہ انسان کی عزت اور وقار کو ظاہر کرتا ہے۔ آخرت میں نیک لوگوں کے لیے جنت میں ریشم کے لباس اور سونے کے کنگن کا وعدہ کیا گیا ہے، جبکہ برے لوگوں کے لیے عذاب کا لباس ہو گا جو ان کے اعمال کا نتیجہ ہو گا۔ قرآن میں لباس کا تصور جسمانی، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں پر محیط ہے، جو انسان کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بنانے کی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

لباس کی اہمیت: تعلیماتِ رسالت مآب ﷺ کی روشنی میں

اسلام میں لباس کو محض جسم ڈھانپنے یا زینت کے اظہار کا ذریعہ نہیں سمجھا گیا، بلکہ یہ انسان کے اخلاق، کردار اور روحانی حالت کی عکاسی کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لباس کے بارے میں کئی اہم ہدایات دی ہیں، جو ایک مسلمان کی شخصیت، اس کی اندرونی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ ذیل میں لباس کی اہمیت پر احادیثِ نبوی ﷺ کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے:

لباس کے ذریعے ستر پوشی کی تاکید

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ، فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ۔"[13]

[12]Al-Ḥajj, 22:19.

"بے شک اللہ حیا کرنے والا اور پردہ پوشی کرنے والا ہے، وہ حیا اور پردے کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی غسل کرے تو پردہ کرے۔"

یہ حدیث لباس کے بنیادی مقصد یعنی ستر پوشی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمان کو اپنی جسمانی عفت اور عزت کی حفاظت کے لیے مناسب لباس اختیار کرنا چاہیے۔ اس تعلیم کا اطلاق صرف مردوں اور عورتوں کی جسمانی ستر پوشی تک محدود نہیں بلکہ یہ معاشرتی اقدار اور عزت و وقار کی حفاظت پر بھی محیط ہے۔ لباس کو اس طرح منتخب کرنا چاہیے کہ وہ انسان کے وقار اور شائستگی کو بڑھائے۔

لباس میں سادگی اور اعتدال

اسلام میں لباس کے حوالے سے سادگی اور اعتدال کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ لباس کا مقصد نہ صرف جسم کو ڈھانپنا اور زینت فراہم کرنا ہے بلکہ یہ انسان کی شخصیت اور کردار کا بھی آئینہ دار ہوتا ہے۔ قرآن و سنت میں لباس کے حوالے سے درج ذیل اصول اور رہنما خطوط دیے گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے لباس کے معاملے میں میانہ روی کو پسند فرمایا اور تکبر یا دکھاوے کے لباس سے منع کیا. رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا مَا لَمْ يُخَالِطْهُ إِسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ"-[14]

"کھاؤ، پیو، صدقہ کرو اور لباس پہنو جب تک اس میں فضول خرچی یا تکبر شامل نہ ہو۔"

یہ حدیث لباس میں سادگی اور فضول خرچی سے اجتناب کی تعلیم دیتی ہے۔۔ سادگی کا مطلب یہ نہیں کہ لباس بدصورت یا غیر معیاری ہو، بلکہ ایسا لباس ہو جو انسان کی شخصیت اور دین کی تعلیمات کے مطابق ہو۔ یہ تعلیم ہمیں یاد دلاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال اعتدال کے ساتھ کرنا چاہیے، تاکہ نہ تو فضول خرچی ہو اور نہ ہی غرور پیدا ہو۔

لباس میں تکبر کی ممانعت

لباس میں تکبر سے بچنا اور عاجزی کو اپنانا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ لباس کا مقصد صرف ظاہری خوبصورتی نہیں، بلکہ حیا، عاجزی، اور اللہ کی رضا کو حاصل کرنا ہونا چاہیے۔ نبی ﷺ کی تعلیمات ہمیں یہ سکھاتی ہیں کہ ہم اپنے لباس کے ذریعے اپنی شخصیت کو بہتر بنائیں، نہ کہ دوسروں پر اپنی برتری ظاہر کریں۔ اس طرح ہم نہ صرف اپنے ایمان کو مضبوط کر سکتے ہیں بلکہ معاشرے میں بھی مثالی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ"-[15]

"وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہو گا۔"

اس حدیث کا اطلاق لباس کے انتخاب پر بھی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص لباس پہننے میں فخر اور غرور کا مظاہرہ کرتا ہے، تو یہ عمل تکبر کے زمرے میں آتا ہے۔ لباس کا مقصد صرف جسم کو ڈھانپنا اور حیا کا اظہار کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ دوسروں کو مرعوب کرنا یا اپنی برتری ظاہر کرنا۔ لباس میں تکبر سے متعلق نبی ﷺ نے سخت وعید بیان کی۔ اس حدیث کا اطلاق اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص فخر اور غرور کے ساتھ لباس نہ پہنے۔

---

[13] As-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ash'ath, Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd* (Lahore: Ḍiyā' al-Qur'ān Publications, 1433 AH/2012), ḥadīth 3494.

[14] An-Nasā'ī, Abū 'Abd ar-Raḥmān Aḥmad ibn Shu'ayb, *Sunan an-Nasā'ī* (Lahore: Shabbīr Brothers, 1433 AH/2012), ḥadīth 2459.

[15] Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥasan, *Al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim* (Lahore: Shabbīr Brothers, n.d.), ḥadīth 173.

لباس کا انتخاب اس نیت سے ہونا چاہیے کہ یہ اللہ کی رضا کے لیے ہو، نہ کہ دوسروں کو مرعوب کرنے کے لیے۔ تکبر نہ صرف انسان کے دل کو خراب کرتا ہے بلکہ معاشرتی تعلقات کو بھی متاثر کرتا ہے۔ اس لیے لباس میں عاجزی اور انکساری کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

لباس میں حیا کی اہمیت

حیا ایک اخلاقی خوبی ہے جو انسان کو برے اعمال اور گناہوں سے روکتی ہے۔ یہ اللہ کے خوف اور انسانوں کے سامنے شرمندگی کے احساس سے پیدا ہوتی ہے۔ ایمان ایک جامع تصور ہے جس میں اخلاقیات، عبادات اور معاملات شامل ہیں۔ حیا کو ایمان کی شاخوں میں شامل کرنا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ حیا انسان کو اللہ کی نافرمانی سے بچاتی ہے اور دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کا باعث بنتی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنْ شُعَبِ الْإِيمَانِ۔"[16]

"حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔"

لباس میں حیا اسلامی تعلیمات کا ایک اہم حصہ ہے۔ نبی ﷺ نے لباس کے ذریعے جسم کو مناسب طور پر ڈھانپنے کی تاکید کی تاکہ انسان کے اندر حیا اور عفت برقرار رہے۔ حیا ایک ایسی صفت ہے جو انسان کے کردار کو سنوارتی ہے اور اسے گناہوں سے بچاتی ہے۔ لباس کا صحیح استعمال نہ صرف حیا کو فروغ دیتا ہے بلکہ معاشرتی فتنوں سے بھی محفوظ رکھتا ہے۔

لباس کی صفائی اور پاکیزگی

نبی ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللہَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔"[17]

"بے شک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔"

یہ حدیث لباس کی صفائی اور نفاست کی اہمیت کو بیان کرتی ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو صاف ستھرا لباس پہننے کی ترغیب دی تاکہ وہ ظاہری طور پر بھی خوشنما نظر آئیں۔ صاف اور نفیس لباس انسان کی شخصیت کو نکھارتا ہے اور اس کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، صفائی کو عبادات کے لیے بھی ضروری قرار دیا گیا ہے، جو لباس کی اہمیت کو مزید اجاگر کرتا ہے۔

لباس میں اعتدال اور اللہ کی نعمت کا شکر

اسلام نے لباس میں اعتدال کی تعلیم دی ہے۔ لباس نہ تو اتنا سادہ ہو کہ انسان اپنی ضروریات کو نظرانداز کرے، اور نہ ہی اتنا شاندار ہو کہ تکبر اور غرور کا باعث بنے۔ لباس کا انتخاب اس طرح ہونا چاہیے کہ وہ حیا کے اصولوں کے مطابق ہو، صاف ستھرا ہو، اور پہننے والے کو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرنے پر ابھارے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔"[18]

"جس نے کوئی لباس پہنا اور کہا: 'تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ پہنایا اور بغیر کسی طاقت اور قوت کے مجھے عطا کیا'، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

---

[16] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, Abū ʿAbd Allāh, *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ* (Lahore: Millat Publications, 1437 AH/2016), ḥadīth 9.
[17] Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth 173.
[18] As-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd* (Lahore: Ḍiyāʾ al-Qurʾān Publications, 1433 AH/2012), ḥadīth 3504.

یہ حدیث اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ لباس پہننے کے وقت اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ضروری ہے۔ لباس صرف جسم کو ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ اللہ کے فضل و کرم کی نشانی ہے۔ شکر گزاری انسان کے دل میں عاجزی پیدا کرتی ہے اور اللہ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق لباس کا مقصد صرف جسم کو ڈھانپنا نہیں بلکہ انسان کے اندرونی کردار، حیا اور تقویٰ کی عکاسی کرنا ہے۔ لباس میں سادگی، حیا اور پاکیزگی کا خیال رکھنا اللہ کی رضا حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ لباس کے انتخاب میں نیت، رویہ اور اخلاقیات کا بہت بڑا کردار ہے۔

اسلامی لباس کے سماجی و اخلاقی اصول

ستر پوشی اور حیا کی پابندی

اسلامی لباس کا بنیادی مقصد جسم کے ان حصوں کو ڈھانپنا ہے جنہیں شریعت نے ستر قرار دیا ہے۔ یہ حکم انسان کی حیا، عزت اور اخلاقی اقدار کی حفاظت کرتا ہے۔ حیا کو ایمان کا ایک حصہ قرار دیا گیا ہے اور لباس اس حیا کا عملی مظہر ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق، لباس نہ صرف انسان کی جسمانی حفاظت کا ذریعہ ہے بلکہ روحانی پاکیزگی کو بھی فروغ دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا بَنِي آدَمَ قَدْ أَنزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُوَارِي سَوْآتِكُمْ وَرِيشًا ۖ وَلِبَاسُ التَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُونَ."[19]

"اے آدم کے بیٹو! ہم نے تم پر لباس اتارا تاکہ تمہارے ستر کو ڈھانپے اور زینت کا ذریعہ ہو اور تقویٰ کا لباس سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔"

یہ آیت لباس کے تین اہم مقاصد بیان کرتی ہے: جسم کی ستر پوشی، زینت اور تقویٰ کی علامت۔ تقویٰ کا لباس ظاہری خوبصورتی سے زیادہ اہم ہے کیونکہ یہ انسان کے باطن کی پاکیزگی کو ظاہر کرتا ہے۔ ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے خواتین کو حیا اور پردے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ."[20]

"اور مومن عورتوں سے کہہ دیجیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہو اور اپنے دوپٹوں کو اپنے گریبانوں پر ڈال لیں۔"

یہ آیت خواتین کے لیے پردے اور حیا کے اصولوں کی وضاحت کرتی ہے۔ اس میں زینت کو چھپانے اور مکمل ستر پوشی کا حکم دیا گیا ہے تاکہ معاشرتی فتنوں سے بچا جا سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ."[21]

"حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔"

یہ حدیث حیا کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ حیا ایک ایسی صفت ہے جو انسان کو گناہوں سے روکتی ہے اور اچھے اعمال کی طرف مائل کرتی ہے۔ لباس

[19] Al-A'rāf, 7:26.
[20] An-Nūr, 24:31.
[21] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth 9.

میں حیا کا مظاہرہ ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔"[22]

"اللہ عزوجل کسی بالغ عورت کی نماز کو بغیر دوپٹے کے قبول نہیں کرتا۔"

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ عورت کے لیے پردہ اور مکمل ستر پوشی نہ صرف عبادات میں بلکہ عمومی زندگی میں بھی اہم ہے۔ اسلامی لباس کی خصوصیات میں سادگی، حیا اور عاجزی شامل ہیں۔ یہ لباس نمود و نمائش سے پاک ہونا چاہیے اور ایسا نہ ہو جو جسم کی ساخت کو ظاہر کرے یا فحاشی کو فروغ دے۔ لباس میں صفائی اور خوبصورتی بھی اہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے، لیکن یہ خوبصورتی تکبر یا اسراف کا ذریعہ نہ بنے۔ لباس کا مقصد نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی پاکیزگی کو بھی فروغ دینا ہے۔ یہ انسان کو اللہ کی رضا کے قریب کرتا ہے اور معاشرتی سکون و امن کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسلامی لباس کے اصولوں پر عمل کرنا نہ صرف دنیاوی بلکہ آخرت کی کامیابی کا بھی ذریعہ ہے۔

سادگی اور عاجزی کا مظاہرہ

اسلامی تعلیمات میں سادگی اور عاجزی کی بڑی اہمیت ہے۔ یہ دونوں صفات انسان کی روحانیت اور اخلاقی ارتقاء میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ سادگی انسان کو دنیا کی فانی لذتوں سے بے نیاز کرتی ہے اور اس کی زندگی کو مقصد پر مرکوز کرتی ہے، جبکہ عاجزی انسان کو تکبر اور غرور سے بچاتی ہے اور اسے اللہ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کرنے والوں کی صفات میں سادگی اور عاجزی کا ذکر کیا ہے۔ سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔"[23]

"اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: سلام!
"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات میں سے ایک یہ ذکر کی ہے کہ وہ زمین پر نرمی سے چلتے ہیں۔ ان کا مقصد عاجزی اور سادگی کی علامت ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ تکبر اور غرور سے بچتے ہیں اور اپنی زندگی کو سادگی سے گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی طرح سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا۔"[24]

"بیشک اللہ تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

یہ آیت تکبر اور فخر کی مذمت کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی حیثیت یا دولت پر غرور کرتے ہیں۔ اس آیت سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ عاجز رہنا چاہیے اور سادگی اختیار کرنی چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ رَفَعَهُ اللَّهُ۔"[25]

"جو شخص اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے، اللہ اسے بلند کرتا ہے۔"

---

[22]As-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ash'ath, Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd*, ḥadīth 44.
[23] An-Naḥl, 16:23.
[24] An-Nisā', 4:36.
[25]Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth 437.

اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے عاجزی کے فائدے کو بیان کیا ہے۔ جو شخص اللہ کے سامنے عاجز ہوتا ہے، اللہ اسے دنیا و آخرت میں عزت اور بلند مقام عطا کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عاجزی انسان کی روحانیت اور اخلاقی سطح کو بلند کرتی ہے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

"لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَن كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ۔"[26]

"جو شخص اپنے دل میں تکبر کی ذرہ برابر بھی مقدار رکھتا ہو، وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا۔"

اس حدیث میں تکبر کی شدت کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور وہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتے۔ اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو ہمیشہ عاجزی اختیار کرنی چاہیے اور تکبر سے بچنا چاہیے۔ سادگی اور عاجزی انسان کی روحانیت میں ترقی کا سبب بنتی ہیں۔ جب انسان دنیاوی لذتوں سے بے نیاز ہو کر اللہ کی رضا کے لیے زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، تو اس کی روحانیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کے دل میں اللہ کا قرب ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کو مقصد کے تحت گزارتا ہے۔ عاجزی انسان کو دوسروں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ تکبر انسان کو دوسروں سے الگ کر دیتا ہے، جبکہ عاجزی انسان کو دوسروں کے قریب لاتی ہے۔ ایک عاجز انسان دوسروں کی عزت کرتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے، جس سے معاشرتی تعلقات مضبوط ہوتے ہیں۔ سادگی انسان کو بے فکری اور سکون دیتی ہے، کیونکہ وہ اپنی زندگی کو پیچیدہ نہیں بناتا اور اس کے دل میں اللہ کی رضا کے سوا کوئی اور مقصد نہیں ہوتا۔ سادگی انسان کو دنیا کی فانی چیزوں سے بے نیاز کرتی ہے اور اس کی توجہ صرف آخرت کی کامیابی پر مرکوز ہوتی ہے۔

اسلام میں سادگی اور عاجزی کی بڑی اہمیت ہے اور یہ دونوں صفات انسان کی اخلاقی ترقی کے لیے ضروری ہیں۔ قرآن اور حدیث میں ان دونوں صفات کو اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے تاکہ انسان کی زندگی میں سکون، اطمینان اور اللہ کی رضا حاصل ہو سکے۔ سادگی اور عاجزی انسان کو دنیا کے فریب سے بچاتی ہیں اور اس کی زندگی کو اللہ کے قریب کرتی ہیں۔

لباس میں صفائی اور خوبصورتی

لباس میں صفائی اور خوبصورتی ایک اہم اصول ہے جو نہ صرف ظاہری طور پر انسان کی شخصیت کو بہتر بناتا ہے بلکہ اس کا تعلق اسلام میں اخلاقی اور روحانی صفائی سے بھی ہے۔ اسلام میں صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اور لباس میں صفائی اور خوبصورتی کو اختیار کرنا بھی ایک اہم عمل ہے جو اللہ کی رضا کی طرف لے جاتا ہے۔ اسلام میں لباس کے بارے میں خاص ہدایات دی گئی ہیں تاکہ مسلمان اپنے لباس کو پاکیزہ، صاف اور مناسب رکھیں۔ لباس نہ صرف جسم کی حفاظت کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ انسان کی شخصیت کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ اسلام میں لباس کی صفائی اور خوبصورتی کو بہت اہمیت دی گئی ہے کیونکہ یہ انسان کے جسمانی اور روحانی صفائی کی علامت ہوتی ہے۔ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔"[27]

"اے آدم کی اولاد! ہر نماز میں اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔"

یہ آیت انسان کو بتاتی ہے کہ وہ اپنی ظاہری زینت اور لباس میں صفائی اور خوبصورتی اختیار کرے، لیکن اس کے ساتھ ساتھ فضول خرچی سے بچنا

[26] Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth 173.
[27] Al-Aʿrāf, 7:31.

ضروری ہے۔ اسلام میں فضول خرچی کو سختی سے ناپسند کیا گیا ہے اور مسلمانوں کو ہر معاملے میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ فضول خرچی کا مطلب ہے کسی چیز کو ضرورت سے زیادہ یا غلط جگہ پر خرچ کرنا، جو کہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ قرآن و سنت میں فضول خرچی کی مذمت اور اعتدال کی اہمیت کو بار بار بیان کیا گیا ہے۔ اس میں ایک توازن کی بات کی گئی ہے کہ انسان اپنے لباس میں خوبصورتی اور صفائی اختیار کرے لیکن اس کی قیمت میں افراط و تفریط نہ کرے۔ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ فِيهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔"[28]

"اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس سے زیور نکالو، جسے تم پہنتے ہو اور تم دیکھتے ہو کہ اس میں کشتیوں کا چلنا ہے تاکہ تم اس کے فضل کی تلاش کرو اور شاید تم شکر گزار بنو۔"

یہ آیت اللہ کی نعمتوں کی یاد دہانی کراتی ہے اور بتاتی ہے کہ اللہ نے انسان کے لیے لباس اور زیور کو پیدا کیا تاکہ وہ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے۔ یہاں پر بھی صفائی اور خوبصورتی کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ۔"[29]

"بیشک اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔"

اس حدیث میں اللہ کی پسندیدہ صفات میں سے ایک خوبصورتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ خود بھی خوبصورت ہے اور وہ خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ اس حدیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسلمان کو بھی اپنے لباس میں صفائی اور خوبصورتی اختیار کرنی چاہیے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللهَ۔"[30]

"جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔"

اس حدیث میں لباس کی صفائی اور خوبصورتی کے حوالے سے لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اگر آپ اپنے لباس میں صفائی اور خوبصورتی اختیار کرتے ہیں، تو یہ نہ صرف آپ کی شخصیت کو بہتر بناتا ہے بلکہ آپ کے ارد گرد کے لوگوں پر بھی اچھا اثر ڈالتا ہے۔

لباس کی صفائی اور خوبصورتی انسان کی شخصیت کو نکھارتی ہے اور اس کے روحانی اور اخلاقی مقام کو بلند کرتی ہے۔ جب انسان اپنے لباس کو صاف ستھرا اور خوبصورت رکھتا ہے، تو یہ اس کی داخلی صفائی اور روحانیت کا بھی مظہر ہوتا ہے۔ ایک صاف اور خوبصورت لباس انسان کے ذہنی سکون اور اعتماد میں بھی اضافہ کرتا ہے۔ اسلام میں صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے اور اس میں لباس کی صفائی اور خوبصورتی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ ایک صاف ستھرا لباس انسان کو روحانی سکون فراہم کرتا ہے اور اس کی زندگی میں خوشی اور سکون لاتا ہے۔ اس کے علاوہ، ایک خوبصورت لباس انسان کی عزت و وقار میں بھی اضافہ کرتا ہے اور اس کے ارد گرد کے لوگوں پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔

لباس میں صفائی اور خوبصورتی کو اختیار کرنا ایک اسلامی اصول ہے جو انسان کی ظاہری اور باطنی صفائی کی علامت ہے۔ قرآن اور حدیث میں لباس

---

[28] An-Naḥl, 16:14.
[29] Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Al-Jāmiʿ aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim*, ḥadīth 173.
[30] As-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ashʿath, Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd*, ḥadīth 4177.

کی صفائی اور خوبصورتی پر زور دیا گیا ہے تاکہ مسلمان اپنی زندگی میں توازن اور اعتدال کو اپنائیں۔ لباس نہ صرف جسم کی حفاظت کے لیے ضروری ہے بلکہ یہ انسان کی شخصیت کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ اس لیے مسلمان کو اپنے لباس میں صفائی، خوبصورتی اور اعتدال اختیار کرنا چاہیے تاکہ وہ اللہ کی رضا حاصل کر سکے۔

فضول خرچی سے گریز

فضول خرچی سے گریز ایک اہم اصول ہے جو اسلام میں انسان کی مالی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے ضروری سمجھا گیا ہے۔ اس اصول کا مقصد انسان کو اپنی زندگی میں توازن قائم رکھنے کی ترغیب دینا ہے تاکہ وہ اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کی رضا کے لیے مال کا صحیح استعمال کرے اور اس کے ذریعے معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرے۔ فضول خرچی نہ صرف انسان کے مالی حالات کو متاثر کرتی ہے بلکہ اس کے روحانی اور اخلاقی کردار پر بھی منفی اثر ڈالتی ہے۔ اسلام میں فضول خرچی کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے اور اس کی جگہ اعتدال کی تعلیم دی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان اپنے مال کا صحیح استعمال کرے اور ہر قسم کی بے جا خرچ سے گریز کرے۔ اسلام میں مال کو اللہ کی نعمت سمجھا گیا ہے اور اس کا استعمال صرف اللہ کی رضا کے لیے اور اپنی ضروریات کے مطابق کرنا ضروری ہے۔ سورۃ النحل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَن كَانَ مُخْتَالًا فَخُورًا۔"[31]

"بیشک اللہ تکبر کرنے والے اور فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

اس آیت میں فضول خرچی اور تکبر کی مذمت کی گئی ہے۔ جو لوگ اپنی دولت کا بے جا خرچ کرتے ہیں اور دوسروں پر فخر کرتے ہیں، اللہ انہیں پسند نہیں کرتا۔ اس آیت سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان کو اپنے مال کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے۔ سورۃ الأعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا بَنِي آدَمَ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ۔"[32]

"اے آدم کی اولاد! ہر مسجد میں اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو، بے شک اللہ فضول خرچوں کو پسند نہیں کرتا۔"

یہ آیت فضول خرچی سے گریز کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ تعلیماتِ اسلام مسلمانوں کو کھانے، پینے اور لباس میں میانہ روی کی تعلیم دیتی ہیں۔ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا اور ان کا اعتدال سے استعمال کرنا اسلامی تعلیمات کا اہم حصہ ہے۔ فضول خرچی سے بچنے اور میانہ روی اختیار کرنے سے نہ صرف انسان کی زندگی میں سکون آتا ہے بلکہ یہ عمل اللہ کی رضا کا بھی ذریعہ بنتا ہے۔۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ وَإِتْلَافَ الْمَالِ۔"[33]

"بیشک اللہ نے تمہارے لیے تین چیزوں کو ناپسند کیا ہے: بے جا باتیں کرنا، زیادہ سوال کرنا اور مال کا ضیاع کرنا۔"

اس حدیث میں فضول خرچی کو ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ مال کا ضیاع کرنا یعنی فضول خرچی کرنا اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس سے یہ سبق

[31]An-Nisā', 4:36.
[32]Al-A'rāf, 7:31.
[33] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, *Al-Jāmi' aṣ-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth 1469.

ملتا ہے کہ مسلمان کو اپنے مال کا استعمال صرف ضروریات کے مطابق کرنا چاہیے اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تُنفِقُوا إِلَّا فِي مَا يُحِبُّ اللَّهُ۔"[34]

"صرف اسی چیز پر خرچ کرو جو اللہ کو پسند ہو۔"

یہ حدیث فضول خرچی سے بچنے کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ انسان کو صرف اللہ کی رضا کے لیے مال خرچ کرنا چاہیے اور فضول خرچی سے بچنا چاہیے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انسان کا مال اللہ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے اور اس کا استعمال اللہ کی پسندیدہ چیزوں پر ہونا چاہیے۔

فضول خرچی انسان کی مالی حالت کو خراب کر سکتی ہے اور اس کے روحانی اور اخلاقی کردار پر منفی اثر ڈال سکتی ہے۔ جب انسان اپنی ضروریات سے زیادہ خرچ کرتا ہے، تو وہ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے مشکلات پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ، فضول خرچی انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر گزار نہیں بناتی بلکہ اسے تکبر اور غرور کی طرف لے جاتی ہے۔ فضول خرچی انسان کو اس کے مقصد سے ہٹاتی ہے اور اس کی زندگی کو بے ترتیب بنا دیتی ہے۔ جب انسان اپنی ضروریات سے زیادہ خرچ کرتا ہے، تو وہ اپنی زندگی کے اصل مقصد یعنی اللہ کی رضا سے دور ہو جاتا ہے۔ اس کے بجائے، اسے اپنے مال کا صحیح استعمال کرنا چاہیے تاکہ وہ اپنے مقصد کے قریب جا سکے اور اللہ کی رضا حاصل کر سکے۔

فضول خرچی سے گریز کرنا ایک اسلامی اصول ہے جو انسان کی مالی، اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ قرآن و حدیث میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان اپنے مال کا صحیح استعمال کرے اور فضول خرچی سے بچنے کی کوشش کرے۔ اس کے ذریعے انسان نہ صرف اپنی مالی حالت کو بہتر بنا سکتا ہے بلکہ اللہ کی رضا بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام میں توازن اور اعتدال کی تعلیم دی گئی ہے اور فضول خرچی سے بچنا اسی تعلیم کا حصہ ہے۔

اسلامی اور سماجی حدود کا احترام

اسلامی اور سماجی حدود کا احترام ایک اہم اصول ہے جو نہ صرف فرد کی زندگی کو بہتر بناتا ہے بلکہ پورے معاشرتی نظام کی سالمیت اور توازن کو بھی قائم رکھتا ہے۔ اس اصول کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اسلامی تعلیمات اور معاشرتی اقدار کی پابندی کریں تاکہ وہ اللہ کی رضا حاصل کر سکیں اور ایک بہتر معاشرتی ماحول قائم کر سکیں۔ اسلامی اور سماجی حدود کا احترام فرد کے کردار، اخلاق اور عمل میں توازن پیدا کرتا ہے اور اس کے ذریعے انسان اپنے حقوق اور دوسروں کے حقوق کا بھی احترام کرتا ہے۔ اسلام میں حدود کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے تاکہ مسلمان اپنی زندگی میں اعتدال اور توازن کو اپنائیں۔ یہ حدود صرف فرد کی ذاتی زندگی تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی تعلقات میں بھی ان کا احترام ضروری ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے اپنے عمل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ڈھالنا اور سماجی حدود کی پاسداری کرنا فرد کی روحانی ترقی کے لیے بہت اہم ہے۔ سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ وَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ

[34] At-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad ibn ʿĪsā, *Sunan at-Tirmidhī* (Lahore: Bayt as-Salām Publications, 1422 AH/2001), ḥadīth 2368.

وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔"[35]

"اے ایمان والو! اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے درمیان کے امراء کی بھی اور اگر تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو، اگر تم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسلامی حدود کی پابندی کریں، یعنی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور سماجی طور پر بھی اپنے حکام کی بات مانیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلامی حدود کا احترام کرنا ضروری ہے تاکہ معاشرتی امن و سکون قائم رہ سکے۔
سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ۔"[36]

"جو کچھ اللہ نے اپنے رسول پر اہل قریہ سے غنیمت کے طور پر دیا، وہ اللہ کے لیے ہے اور اس کے رسول کے لیے اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سماجی حدود کی وضاحت کی ہے کہ مال و دولت کو صرف اپنے لیے نہ رکھیں بلکہ اس کا صحیح استعمال معاشرتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں کریں۔ یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ اسلامی حدود میں رہ کر انسان اپنے حقوق کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا بھی خیال رکھے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ۔"[37]

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک ایمان نہیں لاتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔"

اس حدیث میں سماجی حدود کا احترام کرنے کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ جب انسان اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے جو اپنے لیے، تو وہ اسلامی اور سماجی حدود کا احترام کرتا ہے اور معاشرتی توازن قائم رکھتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے معاشرتی تعلقات میں انصاف اور محبت کے اصولوں پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ حدیث سماجی حدود کے احترام کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔ انسان کو اپنے معاشرتی فرائض اور ذمہ داریوں کا احترام کرنا چاہیے اور دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ یہ عمل اسلامی اور سماجی حدود کی پابندی میں آتا ہے، جو انسان کی روحانی ترقی کا سبب بنتا ہے۔

اسلامی اور سماجی حدود کا احترام انسان کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لیے ضروری ہے۔ جب انسان اسلامی حدود کی پابندی کرتا ہے، تو وہ اللہ کی رضا کی کوشش کرتا ہے اور معاشرتی تعلقات میں توازن قائم کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں نہ صرف فرد کی زندگی بہتر ہوتی ہے بلکہ پورے معاشرے میں امن، محبت اور تعاون کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی حدود کا احترام کرنے سے فرد کے اندر اللہ کی رضا کی کوشش اور دوسروں کے حقوق کا احترام پیدا ہوتا ہے۔ اس سے انسان کے اندر ایک روحانی سکون آتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں اطمینان محسوس کرتا ہے۔ سماجی حدود کا احترام معاشرتی تعلقات کو مضبوط کرتا ہے اور لوگوں کے درمیان محبت اور ہمدردی کو فروغ دیتا ہے۔ اسلامی اور سماجی حدود کا احترام ایک اہم اصول ہے

[35] An-Nisā’, 4:59.
[36] Al-Ḥashr, 59:7.
[37] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, *Al-Jāmi‘ aṣ-Ṣaḥīḥ*, ḥadīth 13.

جو انسان کی زندگی میں توازن اور سکون قائم کرتا ہے۔ قرآن اور حدیث میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ مسلمان اسلامی حدود کی پابندی کریں اور سماجی تعلقات میں عدل و انصاف قائم رکھیں۔ یہ اصول فرد کی روحانی اور اخلاقی ترقی کے لیے نہایت اہم ہے اور اس کے ذریعے انسان اللہ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔

لباس اور صنفی شناخت: معاصر فیشن میں ثقافتی تبدیلیاں

لباس اور صنفی شناخت کے درمیان گہرا تعلق ہمیشہ سے موجود رہا ہے، کیونکہ لباس کسی فرد کی صنف، سماجی کردار اور ثقافتی پس منظر کی عکاسی کرتا ہے:

> "Fashion and style are much more than simple clothing choices. They are a form of personal and cultural expression, reflecting not only current trends, but also the history, values and emotions of those who adopt them.[38]"
>
> "فیشن اور انداز محض لباس کے انتخاب سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔ یہ ذاتی اور ثقافتی اظہار کی ایک شکل ہیں، جو نہ صرف موجودہ رجحانات کی عکاسی کرتے ہیں بلکہ ان افراد کی تاریخ، اقدار اور جذبات کو بھی ظاہر کرتے ہیں جو انہیں اپناتے ہیں۔"

ماضی میں، لباس کو صنف کے مطابق سختی سے تقسیم کیا جاتا تھا اور مردوں اور عورتوں کے لباس کے انداز، رنگ اور مواد میں واضح فرق نظر آتا تھا۔ مثال کے طور پر، مغربی معاشروں میں مردوں کے لیے پینٹ اور کوٹ جبکہ خواتین کے لیے اسکرٹ اور گاؤن مخصوص سمجھے جاتے تھے۔ مشرقی ثقافتوں میں بھی مردوں اور خواتین کے لباس کے الگ الگ انداز موجود تھے، جیسے کہ شلوار قمیض کے مختلف ڈیزائن اور رنگ۔ تاہم، معاصر دور میں صنفی شناخت کے حوالے سے ان روایتی تصورات میں نمایاں تبدیلیاں آئی ہیں۔ فیشن انڈسٹری نے صنف کی روایتی حدود کو چیلنج کرتے ہوئے ایسے لباس متعارف کروائے ہیں جو کسی خاص صنف سے منسلک نہیں ہیں۔ یہ تبدیلی نہ صرف فیشن کی دنیا میں ایک انقلاب ہے بلکہ سماجی رویوں میں بھی تبدیلی کی عکاسی کرتی ہے۔ آج، بہت سے فیشن ڈیزائنرز ایسے ملبوسات تخلیق کر رہے ہیں جو صنفی غیر جانبداری کے اصولوں پر مبنی ہیں، یعنی ایسے لباس جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے موزوں ہوں۔ صنفی غیر جانبدار لباس کا رجحان خاص طور پر ان افراد کے لیے اہم ہے جو اپنی صنفی شناخت کو روایتی تصورات سے الگ دیکھتے ہیں۔ ہم جنس پرست اور صنفی غیر مطابقت رکھنے والے افراد اپنے لباس کے ذریعے اپنی شناخت کا اظہار کرتے ہیں اور صنفی مساوات کو فروغ دیتے ہیں۔ یہ لباس نہ صرف ان کی شخصیت کو نمایاں کرتے ہیں بلکہ ان کے خیالات اور جذبات کا بھی عکاس ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، کئی افراد ایسے لباس پہنتے ہیں جو نہ مردانہ ہوتے ہیں اور نہ زنانہ، بلکہ ایک مشترکہ انداز کے حامل ہوتے ہیں، جیسے کہ ڈھیلے کپڑے، نیوٹرل رنگ اور سادہ ڈیزائن۔ صنفی غیر جانبدار لباس کا رجحان صرف ہم جنس پرست اور صنفی غیر مطابقت رکھنے والے افراد تک محدود نہیں رہا بلکہ عام معاشرے میں بھی مقبول ہو رہا ہے۔ بہت سے مرد اور خواتین اب ایسے لباس کو ترجیح دیتے ہیں جو ان کی شخصیت اور راحت کے مطابق ہوں، چاہے وہ روایتی صنفی اصولوں کے مطابق نہ ہوں۔ خواتین کے لیے سوٹ یا مردوں کے لیے اسکرٹ جیسے لباس اب فیشن کا حصہ بن چکے ہیں۔

> "Moderenity makes cultural shifts and changes within the fashion

---

[38] Guimarães, Plinio, *The Evolution of Costumes: Culture, Traditions and Innovations* (n.p.: Digital Works, 1445 AH/2024), 6.

industry with trends for androgyny and unisex fashion. Indeed, the industry has responded to cultural shills in gender and calls by queer and trans people to be gender neutral.[39]"

"جدیدیت فیشن انڈسٹری میں ثقافتی تبدیلیوں اور رجحانات کو متاثر کرتی ہے، خاص طور پر اینڈروجنی (غیر صنفی اظہار) اور یونی سیکس فیشن کے رجحانات کے حوالے سے۔ درحقیقت، فیشن انڈسٹری نے صنفی شناخت میں تبدیلیوں اور خواجہ سرا اور ٹرانس جینڈر افراد کی جانب سے صنفی غیر جانبداری کے مطالبات کا جواب دیا ہے۔"

یہ تبدیلیاں صنفی مساوات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ لباس کے ذریعے صنف کی روایتی تقسیم کو ختم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی فرد کی شناخت کو ان کی جنس یا صنف تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ ان کی شخصیت اور ذاتی ترجیحات کو اہمیت دی جائے۔ یہ رجحان نہ صرف فیشن انڈسٹری بلکہ سماجی سطح پر بھی مثبت اثر ڈال رہا ہے، کیونکہ یہ لوگوں کو اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کے لیے ایک آزاد ماحول فراہم کرتا ہے۔ باس کے ساتھ ہی، صنفی غیر جانبدار لباس کے رجحان نے فیشن انڈسٹری میں تخلیقی امکانات کو بھی بڑھا دیا ہے۔ ڈیزائنرز اب ایسے لباس تخلیق کر رہے ہیں جو نہ صرف صنفی حدود سے آزاد ہیں بلکہ مختلف ثقافتوں اور روایات کو بھی یکجا کرتے ہیں۔ یہ لباس افراد کو اپنی ثقافتی اور صنفی شناخت کے اظہار کے لیے ایک منفرد پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں۔

مختصر یہ کہ لباس اور صنفی شناخت کے درمیان تعلق معاصر دنیا میں ایک نئے زاویے سے اجاگر ہوا ہے۔ صنفی غیر جانبدار لباس کا رجحان نہ صرف صنفی مساوات کو فروغ دے رہا ہے بلکہ لوگوں کو اپنی شناخت کے اظہار کے لیے زیادہ آزادی اور مواقع فراہم کر رہا ہے۔ یہ رجحان اس بات کا ثبوت ہے کہ لباس صرف ایک سماجی روایت نہیں بلکہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو کسی فرد کی شخصیت، خیالات اور ثقافتی پس منظر کو نمایاں کرتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

* اسلامی تعلیمی اداروں کے نصاب میں لباس سے متعلق قرآنی آیات، احادیث، اور فقہی اصولوں پر مبنی مضامین کو شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل میں اسلامی ثقافتی شعور پیدا ہو۔
* میڈیا اور سوشل میڈیا پر اسلامی لباس کے تصور کو صرف روایتی لباس کے بجائے بطور **اخلاقی علامت** اجاگر کیا جائے تاکہ معاشرے میں حیا، وقار اور تہذیبی شناخت فروغ پائے۔
* علما، محققین اور سوشیالوجسٹ کے درمیان **بین الموضوعاتی مکالمہ** (interdisciplinary dialogue) کو فروغ دیا جائے تاکہ لباس کے اسلامی اصولوں کو جدید سماجی و ثقافتی تناظر میں مؤثر انداز سے پیش کیا جا سکے۔
* مسلمان نوجوانوں کو درپیش ثقافتی اور فیشن کے دباؤ کے تناظر میں **راہنمائی پر مبنی ورکشاپس اور تربیتی سیشنز** کا انعقاد کیا جائے تاکہ وہ اسلامی حیا اور ثقافتی وقار کے ساتھ خود کو ہم آہنگ کر سکیں۔
* حکومت کو چاہیے کہ قومی سطح پر **ثقافتی پالیسیوں** میں اسلامی لباس کے اصولوں کو بطور تہذیبی ورثہ تسلیم کرے اور ان کی ترویج کے لیے اقدامات کرے۔
* غیر مسلم معاشروں میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے **اسلامی لباس کی سفارتی اور شناختی حیثیت** کو اُجاگر کرتے ہوئے ان کے حقوق کے تحفظ

[39] Entwistle, Joanne, *The Fashioned Body: Fashion, Dress and Modern Social Theory* (Cambridge: Polity Press, 1444 AH/2023), 101.

کے لیے مؤثر حکمت عملی اختیار کی جائے۔

* جدید فیشن انڈسٹری کو **اخلاقی لباس سازی (ethical fashion)** کے اصولوں سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ اسلامی معاشرت کے تقاضوں کے مطابق لباس تیار کرنے میں کردار ادا کرے۔
* دینی و تعلیمی اداروں کو چاہیے کہ وہ صرف مردوں کے لباس پر زور نہ دیں بلکہ خواتین کے لباس کے حوالے سے بھی **مثبت، عزت دار اور غیر متعصب** بیانیہ اپنائیں۔

خلاصہ

اسلامی ثقافت میں لباس محض جسم ڈھانپنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک تہذیبی، اخلاقی اور روحانی علامت کے طور پر نمایاں مقام رکھتا ہے۔ یہ تحقیق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں لباس کی مذہبی، سماجی اور اخلاقی جہات کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتی ہے۔ مطالعے میں قرآن مجید، احادیثِ نبویہ، فقہی آراء اور جدید مسلم مفکرین کی تعبیرات کو بنیاد بنا کر یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ لباس اسلامی معاشرت میں حیا، وقار، عدل اور شناخت کے کن اصولوں پر استوار ہوتا ہے۔ تحقیق میں معیاری (qualitative) طریقِ کار اختیار کیا گیا ہے، جس میں مصادر و مراجع کے ساتھ ساتھ مسلم معاشروں میں رائج لباس کی صورتوں کا تقابلی تجزیہ شامل ہے۔ اس کے علاوہ، جدید دور میں مغربی ثقافت، گلوبلائزیشن اور میڈیا کے اثرات کو بھی اسلامی لباس کے تصور پر پڑنے والے اثرات کے تناظر میں پرکھا گیا ہے۔ نتائج سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی ثقافت میں لباس ایک ایسا سماجی و اخلاقی ضابطہ ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کے طرزِ عمل کو تہذیبی دائرے میں لاتا ہے۔ اس تحقیق میں یہ سفارش بھی کی گئی ہے کہ اسلامی معاشروں میں لباس کے حوالے سے ایسا متوازن بیانیہ تشکیل دیا جائے جو مذہبی تشخص، انفرادی آزادی، اور جدید تقاضوں میں ہم آہنگی پیدا کر سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā‘īl, Abū ‘Abd Allāh. *Al-Jāmi‘ aṣ-Ṣaḥīḥ*. Lahore: Millat Publications, 1437 AH/2016.
* Al-Qushayrī, Muslim ibn al-Ḥajjāj, Abū al-Ḥasan. *Al-Jāmi‘ aṣ-Ṣaḥīḥ Muslim*. Lahore: Shabbīr Brothers, n.d.
* An-Nasā’ī, Abū ‘Abd ar-Raḥmān Aḥmad ibn Shu‘ayb. *Sunan an-Nasā’ī*. Lahore: Shabbīr Brothers, 1433 AH/2012.
* As-Sijistānī, Sulaymān ibn al-Ash‘ath, Abū Dāwūd. *Sunan Abū Dāwūd*. Lahore: Ḍiyā’ al-Qur’ān Publications, 1433 AH/2012.
* Asiya Parveen and Khālid Maḥmūd ‘Ārif. “Qurūn Awwalā mein Kathīr Thaqāfatī Mu‘āshara (Tārīkhī wa ‘Aṣrī Mutāla‘a).” *Ḍiyā’e Taḥqīq* 15, no. 29 (1446 AH/2025): 19–45.
* At-Tirmidhī, Abū ‘Īsā Muḥammad ibn ‘Īsā. *Sunan at-Tirmidhī*. Lahore: Bayt as-Salām Publications, 1422 AH/2001.
* Entwistle, Joanne. *The Fashioned Body: Fashion, Dress and Modern Social Theory*. Cambridge: Polity Press, 1444 AH/2023.
* Guimarães, Plinio. *The Evolution of Costumes: Culture, Traditions and Innovations*. n.p.: Digital Works, 1445 AH/2024.
* Peacock, James L. *The Anthropological Lens: Harsh Light, Soft Focus*. Cambridge: Cambridge University Press, 1422 AH/2001.